قائلین جشن میلاد کو

دعوتِ فکر

www.KitaboSunnat.com

خاور رشید بٹ

مدرس دار العلوم محمدیہ، لوکو ورکشاپ، لاہور

خطیب جامع مسجد خدیجۃ الکبریٰ 13/B پی، آئی، اے سوسائٹی جوہر ٹاؤن، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ احکم الحاکمین! نے انسانوں پر اتنے انعامات و احسانات کیے ہیں کہ اگر روئے زمین کے تمام درخت قلموں میں تبدیل کر لیے جائیں اور دنیا بھر کے پانیوں کو سیاہی بنا لیا جائے، نوازشات الٰہی لکھتے لکھتے یہ قلمیں گھس کر ختم ہو سکتی ہیں سیاہی فنا ہو سکتی ہے لیکن نعمات باری تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا۔ اس حقیقت کو قرآن مجید یوں بیان کرتا ہے: ﴿ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ﴾ [ابراهيم : ١٤/٣٤] اور اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو ہرگز گنتی نہیں کر سکتے۔

خالق ارض و سماء کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ ہمیں انسان بنایا اور انسانوں میں سے اپنا پیروکار و فرمانبردار مسلمان بنایا لیکن مومن کے لیے اس سے بھی بہت بڑی نعمت محمد رسول ﷺ کی صورت میں ایک ہادی اور رہبر کا ملنا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾

[آل عمران : ٣/١٦٤]

www.kitabosunnat.com

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے احسان کیا مومنوں پر ان میں رسول بھیجا انہیں میں سے وہ پڑھتا ہے ان پر اس کی آیتیں اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور بے شک وہ اس کے آنے سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔“

سید الکونین امام الانبیاء علیہ السلام کی بعثت بہت بڑے مقصد کے لیے تھی یعنی انسانوں کو گمراہی کے اندھیرے سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لانا، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: ﴿ رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﴾ ”رسول بھی بھیجا وہ پڑھتا ہے تم پر اللہ کی آیتیں صاف صاف تاکہ وہ ایمان والوں کو اور نیک عمل کرنے والوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔“ [الطلاق : ٦٥/١١]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی بات کو دوسرے مقام پر یوں بیان کیا: ﴿ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾ [آل عمران: ۳/ ۱۰۳] اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب تم آپس میں دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی پس تم اس کی نعمت کی وجہ سے بھائی بھائی بن گئے اور تم جہنم کی آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی آیات واضح کرتا ہے کہ تم ہدایت یافتہ بن جاؤ۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسی خرابیاں تھیں جن کی وجہ سے یہ لوگ گمراہیوں کے نچلے طبقے میں تھے اور جنہیں مٹانے کے لیے محبوب خدا ﷺ کی بعثت ہوئی؟ جب ہم قرآن مجید اور تاریخ عالم پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں عرب میں تین بڑے مذہب ملتے ہیں: (اوّل) مشرکین مکہ جو دینِ ابراہیمی کے دعویدار تھے (دوم) یہودیت (سوم) عیسائیت

ان تینوں مذاہب میں ذاتِ باری تعالیٰ کے حوالے سے ایک نظریہ اتفاقی تھا یعنی اللہ تعالیٰ کو ذو اجزاء ماننا چنانچہ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو جبکہ عیسائیت کے پیروکار جناب مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے تھے [التوبہ: ۹/ ۳۰] اسی طرح مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں تسلیم کرتے تھے۔ [النحل: ۱۶/ ۵۷]

مذہبی راہنماؤں کا یہ حال تھا کہ اپنی طرف سے بات بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دی جاتی اور لوگوں کی جیبوں سے مال نکلوایا جاتا [البقرہ: ۲/ ۷۹، التوبہ: ۹/ ۳۴] عوام نے اپنے علماء اور درویشوں کو رب کا درجہ دیا ہوا تھا چنانچہ جو وہ حلال کرتے اسے حلال سمجھا جاتا اور جسے حرام قرار دیتے اسے چھوڑ دیا جاتا۔ [توبہ: ۹/ ۳۱، صحیح ترمذی البانی: رقم ۲۴۷۱]

یہودیت و عیسائیت کے پیروکار اس خوش فہمی میں تھے کہ ہمارا تعلق انبیاء کے خاندان سے ہے ہم اللہ تعالیٰ کے مقرب اور بیٹے ہیں اس لیے ہمیں جہنم کی آگ چھو نہیں سکتی اور اگر بالفرض آگ میں دھکیل بھی دیے گئے تو چند روز رہیں گے پھر "مزے ہی مزے"

[البقرہ: ۲/ ۸۰، المائدہ: ۵/ ۱۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ مشرکین مکہ نے گھر گھر میں بت خانہ کھولا ہوا تھا ان کے نام کے چڑھاوے اور جانور مقرر کیے جاتے تھے۔ یہ بت ان کے زعم کے مطابق کسی نہ کسی بزرگ اور نیک انسان کا پس منظر رکھتے تھے اور ان کے آگے ماتھا ٹیکنا، نذر و نیاز دینا، انہیں مشکل کشا، حاجت روا سمجھنا، یہ سب کچھ ان میں پایا جاتا تھا۔

قارئین! انہی پر آپ دنیا میں بسنے والے اس وقت کے دیگر انسانوں کو قیاس کر سکتے ہیں مثال کے طور پر آج اس زمانے کے ہندوستان کا موازنہ کریں کہ اس جدید دور میں آنے کے باوجود اور تعلیمی زیور سے آراستہ ہونے کے باوجود ہزاروں خداؤں کی پوجا پاٹ ہوتی اور ان کے سامنے اپنی اولاد تک کی قربانی اور بلی دی جاتی ہے تو چودہ سو سال قبل کیا صورت حال ہوگی؟ آپ اندازہ کر سکتے ہیں؟

یہ تو تھیں چند عقائد کی خرابیاں جبکہ اخلاقیات کا تو ستیاناس تھا ایک دوسرے کے خون کے پیاسے اور بسا اوقات یہ لڑائیاں صدیوں پر محیط ہوتیں عورتوں اور بچوں سے سلوک اچھا نہ تھا بلکہ کئی بھوک اور افلاس کے ڈر سے بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے، ہمسائیوں کے دشمن اور رشتہ داروں کے مخالف تھے، والدین سے تعلقات خوشگوار تھے اور نہ ہی بیویوں سے، امن و امان کی حالت دگرگوں تھی وغیرہ وغیرہ۔

یہ تھے وہ حالات جن میں رسول الثقلین حضرت محمد مصطفی ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا، اور آپ نے قرآن مجید اور عملی زندگی پیش کر کے ان تمام خرافات، رسم و رواج کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ اسی چیز کو مولانا حالی رحمہ اللہ اپنی زبان میں یوں کہتے ہیں:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا　　　مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا　　　وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ　　　یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ
خطاکار سے درگزر کرنے والا　　　بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

رسول اکرم ﷺ تو حق ادا کر گئے اور یہ ذمہ داری امت پر ڈال گئے اسی وجہ سے انہیں خیر امت (بہترین امت) کا لقب ملا۔ سوچنا یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں دنیا والوں کی حالت کیا ہے؟ آیا یہ لوگ قرآن وسنت کے پیرو بن چکے ہیں؟ کیا موجودہ دور میں توحید باری تعالیٰ نکھر کر سامنے آچکی یا اسے پردوں میں لپیٹ کر پیش کیا جا رہا ہے؟ کوئی توحیدِ الوہیت میں شرک کا مرتکب ہے تو کوئی توحیدِ اسماء وصفات کو نہیں مانتا۔ کوئی مادہ پرستی کے شرک میں مبتلا ہے اور کوئی ذات باری تعالیٰ کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے ظلم عظیم کر رہا ہے۔

کسی نے قبر پرستی کو توحید کا نام دے دیا ہے اور کوئی نور من نور اللہ کا نظریہ اپنا کر ان کی صف میں جا کھڑا ہوا۔ کوئی اپنے بزرگوں کو حاجت روا تسلیم کر رہا ہے اور کوئی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مشکل کشا ہونے کا نعرہ لگا رہا ہے، اور آخر میں ایک آدمی اٹھتا ہے اور ان سب کو سند جواز پیش کرتے ہوئے کہتا ہے خوش ہو جاؤ امت محمدیہ شرک میں مبتلا نہیں ہو سکتی۔

کیا عوام کا نظریہ یہ نہیں بنا دیا گیا کہ فلاں بزرگ کے ساتھ تعلق جوڑ لو گے تو پھر روز قیامت پریشان ہونے کی ضرورت نہیں نماز روزے کی تمہیں چھوٹ ہے تم بس نذرانے، ماہانے اور سالانے دیتے رہنا وہاں سے پار لگانا ان کی ذمہ داری بن جائے گی۔

کیا علماء کے متعلق عوام کو یہ ذہن نہیں دیا گیا کہ یہ بہت ہی پڑھے لکھے ہیں؟ قرآن حدیث سے بخوبی واقف ہیں لہذا تم ان کے کہنے کے مطابق چلتے رہنا جہاں بٹھائیں بیٹھ جاؤ اور جہاں کھڑا کریں وہاں کھڑے ہو جاؤ ان کی زبان سے غلط بات نکل ہی نہیں سکتی۔

کیا علماء پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے غلط مسائل کا ڈھنڈورا نہیں پیٹتے۔ لوگوں کی پیدائش سے لے کر وفات تک بلکہ اس کے بعد تک بھی روٹیاں کھانے کے چکر میں نہیں رہتے؟ چاہیے تو یہ تھا کہ ان غیر شرعی نظریات وعقائد اور رسم ورواج کی بیخ کنی کی جاتی بجائے اس کے ایک بدعت کا تحفہ دے کر امت محمدیہ کو بعثت نبوی کے اصل مقصد سے کوسوں دور کر دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور کریں! اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبداللہ کو محمد رسول اللہ ﷺ بنانا کیوں احسانِ عظیم قرار دیا؟ گو پیدائش بھی اپنی جگہ اہم ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کسی ایک جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کا احسان یاد کروایا ہے؟ تو خوامخواہ سادہ لوح عوام کو صراط مستقیم سے ہٹا کر فضول خرچی، ڈھول کی تھاپ، اور بھنگڑے کی طرف لگا دیا گیا۔

یاد رکھیں! کسی کی پیدائش پر خوش ہونا اور چیز ہے اور خوشی کے اظہار کے لیے غیر شرعی طریقے اپنانا دوسری بات ہے۔ اسلام کا یہ مزاج ہی نہیں ورنہ رسول اکرم ﷺ بذات خود یہ عمل کرتے، آپ کے صحابہ جو آپ کے اشارہ پر جان دینے کے لیے تیار رہتے تھے۔ ایسا کر کے امت کے لیے ایک طریقہ چھوڑتے۔ خیر القرون میں سے کوئی تو اس جشن کا حصہ دار بنتا لیکن ہرگز ایسا ثبوت نہیں ملتا اس کی کیا وجہ ہے؟ آیا ان کے پاس مال و دولت کی کمی تھی یا انہیں اپنے نبی سے پیار و محبت نہ تھا؟ یا پھر ان کے پاس سال کے بعد ایک دن اس (مزعومہ) عید کو منانے کے لیے وقت نہ ہوتا تھا؟ یہ دیوانے کی بڑ نہیں بلکہ قائلین جشن عید میلاد کے بڑے بڑے علماء اس کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں لیکن عوام کو پردہ میں رکھا جاتا ہے مثلاً دیکھیں: مولانا غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی مفسر قرآن، بخاری و مسلم کی شرح لکھی ان کا علمی مقام مرتبہ کسی بھی پڑھے لکھے بریلوی عالم سے پوچھا جا سکتا ہے اپنی کتاب شرح مسلم میں رقمطراز ہیں: گزارش یہ ہے کہ سلف صالحین یعنی صحابہ و تابعین نے محافل میلاد نہیں منعقد کیں، بجا ہے لیکن صحابہ و تابعین نے اس فعل سے منع بھی تو نہیں کیا۔

[شرح مسلم ۳/۱۷۹ طبع فرید بک سٹال لاہور]

کس قدر واضح الفاظ میں اقرار کر رہے ہیں لیکن آگے منع نہیں کیا کے تحت کیسا جواز پیش کیا گیا حالانکہ ممانعت تو وہ کرے گا جو کوئی عمل دیکھے اور یہ سارے کام ہی عہد صحابہ و تابعین کے بعد کی پیداوار ہے وہ بھلا کیسے منع کر سکتے تھے کیا وہ غیب جانتے تھے؟ اس طرح تو ہر کوئی اپنی بدعت کا جواز نکال لے گا مثلاً اگر شیعہ حضرات اپنی اذان کے حوالے سے کہہ دیں! چلو ہم مان لیتے ہیں کہ صحابہ و تابعین کے دور میں ایسی اذان نہیں کہی

www.KitaboSunnat.com

گئی بجا ہے لیکن انہوں نے منع بھی نہیں کیا۔

آیا ان کی دلیل سن کر اہل سنت کی مساجد میں شیعی اذان کا رواج درست ہے؟ ہرگز نہیں! کیونکہ یہ دلیل ہی نہایت کمزور اور فضول ہے یہ ایک ہی مثال کافی ہے ورنہ بے شمار باتیں ہوسکتی ہیں یہ اصول ان حضرات کے جید علماء بھی تسلیم کرتے ہیں چنانچہ دور حاضر کے ابھرتے ہوئے بریلوی عالم ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب غائبانہ نماز جنازہ کے رد میں لکھتے ہیں :اگر کوئی کہے صحابہ نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھانہیں تو روکا بھی نہیں میں کہتا ہوں روکنا تو تب متصور ہو سکتا تھا جب کوئی غائبانہ جنازہ پڑھنے لگتا جب کسی نے پڑھا ہی نہیں بلکہ ارادہ بھی ظاہر نہیں کیا تو روکنا کیسے پایا جاتا۔

[غائبانہ جنازہ جائز نہیں، ص:۵۹ طبع دوم طبع سوم ص:۶۷ باہتمام شیخ محمد سرور اویسی]

انہی کی جماعت کے ایک سرخیل مولانا محمد عالم آسی امرتسری اپنی کتاب ''الارشاد الی مباحث المیلاد'' کی ابتدا یوں کرتے ہیں :اس میں شک نہیں کہ مجالس میلاد جو موجودہ صورت میں پیش کی جاتی ہیں یا جس طرز پر آج کل جریدہ 'ایمان' پیش کر رہا ہے نہ عہد رسالت میں موجود تھیں اور نہ عہد صحابہ میں اس کا ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی بعد میں کئی صدیوں تک اس کا نشان آتا ہے۔ [رسائل میلادِ حبیب ص:۲۱۱ مرتبہ صلاح الدین سعیدی بریلوی]

اس جماعت کے بہت بڑے مفتی جناب احمد یار نعیمی گجراتی اپنی کتاب جاء الحق [ص:۲۳۶] میں محفل میلاد کی بحث میں امام سخاوی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میلاد شریف تینوں زمانوں (عہد نبوی، عہد صحابہ اور عہد تابعین) میں سے کسی نے نہیں کیا بعد میں ایجاد ہوا مفتی صاحب نے اس پر کوئی نکیر نہیں کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا یہی موقف تھا۔

فرقہ بریلویہ کے امام احمد رضا صاحب بریلوی کے خلیفہ مولوی عبدالسمیع رامپوری لکھتے ہیں یہ سامان فرحت و سرور اور وہ بھی مخصوص مہینے ربیع الاول کے ساتھ اور اس میں خاص وہی بارہواں دن میلاد شریف کا معین کرنا بعد میں ہوا یعنی چھٹی صدی کے آخر میں (انوار ساطعہ ص:۱۵۹ بحوالہ جشن و جلوس عید میلاد النبی ﷺ غلو فی الدین ص:۳۵) جب حقیقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال یہ ہے تو کیسے اس جشن اور مزعومہ عید کو دین کا حصہ اور کار ثواب سمجھا جائے؟

یاد رکھیں! ہر وہ عمل جو بعد کی پیداوار ہو اور اسے دین کا حصہ بنا دیا جائے بالاتفاق بدعت اور حرام کے زمرے میں آتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَاهٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ)) [بخاری الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود، رقم: ۲۶۹۷ مسلم الاقضیة باب نقض الاحکام الباطلة رقم: ۱۷۱۸] ''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔''

صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں تو وہ مردود ہے''۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے اسے یوں روایت کیا ہے: ((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ دِيْنِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) ''جس نے ہمارے دین میں نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے''۔

[شرح السنة للبغوی باب رد البدع والاهواء ۱/۲۱۱، رقم: ۱۰۳]

ہمارے استاد اور شیخ مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ لکھتے ہیں: یعنی اس حدیث میں ''امرنا'' کی تفسیر ''دیننا'' سے ہے۔ امر سے مراد دین ہے جس نے دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی وہ مردود ہے' اس تفسیر کی رو سے دنیاوی ایجادات بدعت شرعی کی تعریف سے خارج ہو گئیں اور اہل بدعت کے شبہات کا ازالہ ہو گیا جو کہتے ہیں ' کہ گھڑی پہننا، لاؤڈ سپیکر، گاڑیاں وغیرہ بھی تو بدعت ہیں'۔ [قرآن وسنت کی روشنی میں عید میلاد النبی ﷺ ص: ۱۴]

اس طائفہ کے امام احمد رضا خان صاحب بریلوی کہتے ہیں: بدعت ضلالت وہی ہے جو بات دین میں نئی پیدا ہو اور دنیوی رسوم و عادات پر حکم بدعت نہیں ہو سکتا مثلاً انگرکھا پہننا، پلاؤ کھانا یا دولہا کو جامہ پہنانا، دلہن کو پالکی میں بٹھانا، اسی طرح سہرا کہ اسے بھی کوئی دینی بات سمجھ کر نہیں کرتا نہ بغرض ثواب کیا جاتا ہے بلکہ سب ایک رسم ہی جان کر کرتے ہیں، ہاں اگر کوئی جاہل اجہل ایسا ہو کہ اسے دینی بات جانے تو اسکی اس بیہودہ سمجھ پر اعتراض صحیح ہے۔ [فتاوی رضویہ ۲۳/۳۲۰ جامعہ نظامیہ لاہور]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوا کہ ہر وہ کام جو بعد کی پیداوار ہو اور اسے دین کا حصہ سمجھا جائے اور ثواب کی نیت رکھی جائے وہ بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا عمل کرنے والا حرام کا مرتکب ہے۔

اب آپ موجودہ زمانے کی عید میلاد النبی ﷺ کو دیکھیں: آیا اسے محض رسم کے طور پر منایا جاتا ہے یا کہ مذہبی جوش وخروش سے؟ اعتبار نہیں تو دوسرے دن کے اخبارات دیکھ لیں جس میں لکھا ہوتا ہے کہ عید میلاد النبی مذہبی جوش وخروش سے منائی گئی اسی طرح مساجد اور گلی محلے میں بینر آویزاں ہوتے ہیں جس پر یہ شعر کنداں ہوتا ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں
سوائے ابلیس کے سب خوشیاں منا رہے ہیں۔

اسلام کا مزاج اور عید میلاد:

جشن عید میلاد اسلام کے مزاج کے ہی خلاف ہے ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام سے سلسلہ نبوت شروع ہوا اور فخر الاولین والآخرین خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر اختتام پذیر ہوا کسی ایک کی تاریخ پیدائش کو عید بنانے کا حکم نامہ جاری ہوا؟

ہرگز نہیں! کیونکہ اگر ایسا کر دیا جاتا تو مسلمان پھر انہی امور کی انجام دہی پر لگے رہتے سال میں شائد ہی کوئی دن انہیں خالی ملتا۔ اس طرح اسلام ایک کھیلونا بن کر رہ جاتا جس میں ہر روز جلسے جلوس اور جشن کا سماں بندھا رہتا بلکہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عید میلاد محض غیر مسلم اقوام سے متاثر ہو کر شروع کی گئی جیسا کہ انہی کی جماعت کے معروف عالم لکھتے ہیں: تاریخی نقطہ نگاہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ مجالس میلاد یا مجالس ذکر وشغل کی طرف مسلمانوں کی زیادہ تر توجہ اس وقت ہوئی جبکہ ضروریات اسلام سے فراغت پا کر مسلمان اپنی حکومت اور اسلامی ترقیات سے بہرہ ور ہو کر آرام سے زندگی بسر کرنے لگے اور غیر اقوام کے میل جول نے ان کو اس امر کی طرف مجبور کیا کہ جس طرح وہ لوگ اپنے اسلاف کی یادگاریں قائم کرتے تھے اسی طرح مسلمان بھی اسلامی شان وشوکت ظاہر کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے مجبور ہو گئے۔
[الارشاد الی مباحث المیلاد از مولانا عالم آسی امرتسری مندرجہ رسائل میلاد حبیب، ص: ۱۱۳]

یہاں احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتوی ملاحظہ کر لیں: بد مذہبوں سے مشابہت اسی امر میں ممنوع ہے جو فی نفسہ شرعاً مذموم یا اس قوم کا شعار یا خود فاعل کو انھی کی مشابہت پیدا کرنا مقصود ہو۔ [فتاوی رضویہ: ۲۴/۸]

اسی وجہ سے بڑے بڑے ائمہ دین نے شروع سے ہی اسے بدعت قرار دیا اور اس سے بچنے کی تلقین فرمائی چنانچہ امام ابن الحاج جن کا نام ابوعبداللہ محمد بن محمد العبدری تھا اپنی معروف کتاب المدخل میں لکھتے ہیں: لوگوں کی نو ایجاد باتوں اور بدعات میں سے جسے وہ سب سے بڑی عبادت اور شعائر اسلامیہ کے اظہار کا اعتقاد کرتے ہیں، ایک ماہ ربیع الاول میں مجلس میلاد کا قیام ہے اور یہ بہت سی بدعات اور محرمات کو شامل ہے۔ [۲/۲۲۹]

آگے جا کر لکھتے ہیں: یہ مفاسد مجلس میلاد پر اس صورت میں اکٹھے ہوتے ہیں جب اس میں محفل سماع ہو اگر یہ مجلس سماع سے مبرا ہو اور صرف میلاد کی نیت سے کھانا تیار کیا جائے اور اس کی طرف بھائیوں کو دعوت دی جائے اور ہر قسم کے مفاسد سے مبرا ہو جن کا ذکر پہلے ہو چکا۔ تب بھی یہ صرف میلاد کی نیت کی وجہ سے بدعت ہوگا اور دین میں ایک نئے کام کا اضافہ ہوگا جو کہ سلف صالحین کے عمل میں نہ تھا حالانکہ اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنا زیادہ بہتر ہے [المدخل: ۲/۲۳۴] اسی طرح الشیخ تاج الدین عمر بن علی الفاکہانی رحمہ اللہ سے سوال ہوا تو جواب دیتے ہیں: میں کتاب وسنت میں اس میلاد کا کوئی اصل نہیں جانتا اور علمائے امت جو کہ دین میں نمونہ اور متقدمین کے آثار کو تھامنے والے تھے ان میں سے کسی ایک سے بھی اس کا عمل منقول نہیں بلکہ یہ بدعت ہے جسے باطل پرست، نفسانی خواہشات کے خوگر اور پیٹ پرستوں نے کھڑا ہے۔ [الحاوی للفتاوی: ۱/۱۹۰۔۱۹۱]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ جن کی تجدید دین کی مساعی جمیلہ سب کی نظر میں قابل قدر ہیں رقمطراز ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلف صالحین نے محفل میلاد کا انعقاد اس کے تقاضے کا قیام اور رکاوٹ و مانع کے نہ ہونے کے باوجود نہیں کیا اور اگر یہ محض خیر و بھلائی یا راجح بات ہوتی تو سلف صالحین ہماری نسبت اس کے زیادہ حقدار تھے وہ ہماری نسبت رسول اللہ ﷺ کی محبت اور تعظیم میں زیادہ حقدار اور نیکی کے کاموں میں زیادہ حریص تھے آپ ﷺ کی محبت اور تعظیم کا کمال آپ کی ظاہراً و باطناً اطاعت کرنے آپ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنے، آپکی سنت کو زندہ کرنے اور جو احکامات دے کر آپ کو بھیجا گیا اسے پھیلانے اور ان امور پر دل، ہاتھ اور زبان کے ساتھ جہاد کرنے میں ہے اور یہی طریقہ انصار و مہاجرین جو سب سے پہلے سبقت کرنے والے اور ان کی اچھے طریقے کے ساتھ پیروی کرنے والوں کا تھا۔

[اقتضاء الصراط المستقیم : ۲۹۵]

نوٹ: یہ تینوں حوالہ جات فضیلۃ الاستاذ مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کی کتاب قرآن و سنت کی روشنی میں عید میلاد النبی ﷺ (ص:۳۲۔۳۴) سے لیے گئے ہیں۔

۱۲ ربیع الاول واقعی عید کا دن ہے؟

اسلام ایک کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے زندگی گزارنے کے تمام اصول و قواعد اس میں موجود ہیں لہٰذا ہمارے لیے خوشی کے اوقات اور حدود بھی واضح کی گئی ہیں جن میں کوئی خفا نہیں مثلاً عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہمارے لیے خوشی کے دن مقرر کیے گئے اور عہد نبوی سے لے کر آج تک پوری دنیا کے مسلمان رمضان ختم ہوتے ہی یکم شوال کو عید الفطر اور دس ذوالحجہ کو عید الاضحیٰ مناتے ہیں کبھی کسی ایک مسلمان نے بھی ان تاریخوں کا اختلاف نہیں کیا کیا وجہ ہے کہ میلاد النبی کی تاریخ میں مسلمان متفق نہیں؟ کوئی 9 ربیع الاول بتاتا ہے تو کوئی 12 ربیع الاول بلکہ پیر عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (جن کے نام کی گیارہویں کھائی جاتی ہے) اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" [۲/۵۵] پر دس محرم نقل کی ہے۔ احمد رضا خانصاحب بریلوی نے سات قول نقل کیے ہیں [فتاویٰ رضویہ:۲/۴۱۱] حافظ ابن عبد البر نے دو ربیع الاول لکھی ہے [الاستیعاب لابن البر : ۱/ ۳۰] زبیر بن بکار نے ۱۲ رمضان ولادت تسلیم کی ہے (حوالہ مذکورہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے آٹھ ربیع الاول کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن قرار دیا ہے (ما ثبت بالسنۃ ص: ۵۷ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی) ابوجعفر محمد بن علی رحمہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش ۱۰ ربیع الاول بتائی ہے۔[طبقات ابن سعد: ۱/۱۰۰]

اس بحث کی ضرورت نہیں کہ راجح قول کون سی تاریخ کا ہے بات یہ ہے کہ یہ اختلاف کیوں؟ اگر واقعی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عید ہوتی تو ہرگز اتنے اقوال نہ ہوتے کبھی کسی مسلمان نے عید الفطر یکم شوال کی بجائے ۲ شوال قرار دی؟ اور کیا کبھی کسی نے عید الاضحیٰ دس کی بجائے ۲۰ ذوالحجہ کو بتائی؟ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بعد کی پیداوار ہے صحابہ وتابعین اس کو نہیں جانتے تھے۔

اسی بات کو ایک اور انداز سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول میں پیدا ہوئے لیکن قرآن مجید کا نزول رمضان المبارک میں ہوا۔اسلامی کیلنڈر محرم سے شروع ہوتا اور سن ہجری کو ہجرت سے شروع کیا گیا، نیز حرمت والے چار مہینوں (محرم، رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ) میں بھی ربیع الاول کا تذکرہ نہیں آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کے دن "سوموار" کو تو اہمیت دی اور وہ بھی روزہ رکھ کر لیکن افضل دن جمعۃ المبارک کو قرار دیا اگر واقعی ربیع الاول خوشی کا مہینہ ہوتا زندگی میں کبھی تو اس کا اظہار کر جاتے آخر ایسا کیوں نہیں ہوا؟

اگر ۱۲ ربیع الاول ولادت باسعادت کی تاریخ ہے تو آنحضرت کی وفات بھی تو اسی تاریخ کو ہوئی تھی، اب کونسا عقل مند مسلمان ہے جو اسے خوشی اور عید کا دن قرار دے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تو غم کے پہاڑ گر پڑے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی اتنے پریشان ہو چکے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا انکار کر دیا اور تلوار لے کر کھڑے ہو گئے ساتھ کہتے جاتے جو یہ کہے گا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سلام کیا جاتا تو انہیں پتہ ہی نہیں چلتا تھا لیکن دورِ حاضر میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویداران کی کیفیت ہر مسلمان دیکھ سکتا ہے۔قائلین عید میلاد کے ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرکردہ راہنما ڈاکٹر طاہر القادری صاحب لکھتے ہیں ؛جیسا کہ سب جانتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ کا یومِ ولادت آپ ؐ کے وصال کا دن بھی تھا سرکار دو جہاں ﷺ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تو صحابہ کرام ؓ پرغم وآلام کاایک کوہ گراں ٹوٹ گیا۔اس لیے جب ان کی زندگی میں بارہ ربیع الاول کا دن آتا تووصال کے صدمے تلے ولادت کی خوشی دب جاتی اورجدائی کاغم ازسرنوتازہ ہوجاتا۔آقائے دوجہاں ﷺ کی زندگی کی یادوں کے جلومیں بارہ ربیع الاول کا دن آتا توخوشی وغم کی کیفیتیں مل جاتیں اورصحابہ کرام ؓ وصال محبوب ﷺ کو یاد کرکے صدمہ زدہ دلوں کے ساتھ خوشی کااظہار نہ کرسکتے تھے سووہ ولادت کی خوشی میں جشن مناتے نہ وصال کے غم میں افسردہ ہوتے۔[میلادالنبی ﷺ:۴۵۳۔۴۵۴]

اس معقول بات سے جان چھڑانے کے لیے اب ان حضرات نے پینترابدلا اور بارہ ربیع الاول کووفات کے ہونے کا انکار کردیاہے۔لیکن ایسا ہونہیں سکتا کیونکہ کہ ان کے بڑے بڑے علماء جیسا کہ طاہر القادری صاحب ہیں بلکہ ان کے سب سے بڑے امام احمد رضا خاں بریلوی صاحب نے بھی وفات 12 ربیع الاول ہی تسلیم کی ہے۔

[ملفوظات،ص:۲۵۲،طبع مشتاق بک کارنرلاہور،فتاوی رضویہ:۲/۴۱۵]

اس سے بڑی دلیل یہ کہ چند سال قبل تک اسے بارہ وفات کے نام سے منایاجاتاتھا۔آپ حیران ہوں گے احمد رضا صاحب بریلوی نے ایسی بات لکھ ماری ہے جس سے ولادت نبی ﷺ ربیع الاول کے مہینے میں بنتی ہی نہیں چنانچہ ان سے سوال ہوا:استقرارنطفہ زکیہ سید عالم ﷺ کس ماہ وتاریخ میں ہوا؟جواب:بعض غرہ رجب کہتے ہیں اوربعض دہم محرم جبکہ صحیح یہ ہے کہ ماہ حج کی بارہویں تاریخ[فتاوی رضویہ:۲۶/۴۰۵۔۴۰۶]

پھرسوال ہوا:مدت حمل شریف کس قدرتھی توجواب دیا دہ (دس) ونہ (نو) وشش (چھ) ماہ سب کچھ کہا گیااورصحیح نومہینے ہیں۔ www.kitabosunnat.com

[فتاوی رضویہ:۲۶/۴۰۷]

اب آپ ذوالحج سے شمار کریں اورنو مہینے کہاں ختم ہوتے ہیں؟فیصلہ خود کرلیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک عربی عالم علامہ ڈاکٹر سید محمد علوی مالکی نے کتابچہ لکھا جشن میلاد النبی ﷺ کے نام پر اور اس کا ترجمہ کیا علامہ یسین اختر مصباح اعظمی (بھارت) نے اس کے پہلے صفحہ پر ہی لکھا ہے: کسی ایک ہی مخصوص شب میں جلسہ میلاد مذکور کو ہم سنت نہیں کہتے بلکہ جو اس کا اعتقاد رکھے اس نے دین میں ایک نئی بات پیدا کی۔

[رسائل میلاد النبی ﷺ ص: ۲۰۲، مرتبہ صلاح الدین سعیدی بریلوی]

جشن عید میلاد النبی ﷺ کس چیز کا نام ہے:

چونکہ اس جشن اور عید کا ثبوت قرآن وحدیث اور عہد صحابہ وتابعین سے نہیں ملتا اس لیے ہر کوئی اسے اپنے طریقے سے منانے کی کوشش کرتا ہے جو اس کے غیر شرعی ہونے کی واضح دلیل ہے۔

چنانچہ ہمارے دوست مولانا طیب محمدی ﷾ لکھتے ہیں: کسی بھی چیز پر کوئی حکم لگانے سے پہلے اس کی حقیقت کو جان لینا ضروری ہے۔ جشن عید میلاد النبی ﷺ نام ہے:

(۱) 12 ربیع الاول کو جلوس نکالنے کا (۲) اور کاروباری مراکز اور سرکاری دفاتر بند کر دینے کا یعنی چھٹی کرنے کا (۳) تانگے، ٹرالیوں پر سوار ہو کر نعرہ بازی کرنے کا (۴) بازاروں میں گلیوں میں پہاڑیوں کے نام پر سکھوں کے بتاوے، بچوں کے کھیلوں کا سامان رکھ کر اونچی آواز سے ڈیک لگا کر پورے محلے میں گانے کی آواز سنانے کا (۵) منہ پر تلے لگا کر بازاروں میں نوجوان لڑکوں کے رقص کرنے کا (۶) نوجوان لڑکیوں کو بے پردہ ننگے منہ ہاتھوں میں موم بتیاں پکڑا کر بازاروں سے گھمانے کا (۷) شرکیہ نعتوں کو گانے کی طرز پر بازاروں میں پڑھنے کا (۸) بیل گاڑی پر میوزک کا سامان رکھ کر بازاروں کا گشت کر کے قوالی پڑھنے کا (۹) لاکھوں روپیہ لگا کر گلی بازاروں میں جھنڈیاں مسہریاں لائٹیں سجانے کا (۱۰) بازاروں اور گلیوں میں قالین بچھا کر اوپر سبز رنگ کا کپڑا تاننے کا (۱۱) پھر ان پر فوجی بینڈ بجانے کا (۱۲) مساجد جو خالصتاً عبادت کے لیے ہوتی ہیں انہیں باہر سے چراغاں کر کے اندر مسہریاں لگانے کا (۱۳) اسٹیج پہ ایک کرسی رسول ﷺ کے نام پر خالی رکھ کر اچانک کھڑے ہو جانا کہ حضور آ گئے ہیں۔

یہ وہ حقائق ہیں جو 12 ربیع الاول کو سرعام کیے جاتے ہیں جسے ساری دنیا دیکھتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انہیں کوئی دیکھنے والی آنکھ اور سننے والے کان جھٹلا نہیں سکتے۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ انہی چیزوں کا نام ہے ان کے علاوہ اس دن نبی ﷺ کی سنت میں سے کسی سنت کو تو یاد نہیں کیا جاتا جو خاص طور پر آپ ﷺ نے 12 ربیع الاول کو کی ہو، اگر آپ ان مذکورہ بالا چیزوں کو چھوڑ دیں تو جشن عید میلاد النبی ﷺ کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔[اللہ کی قسم جشن میلاد النبی ﷺ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں، ص:۹۵۔۹۶]

معروف بریلوی عالم غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ کراچی خود اس طرح کی باتوں کا اقرار کر کے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بعض غیر معتدل لوگ ہر نیک اور اچھے کام میں اپنی ہوا ہوس کے تقاضے سے برائی کے راستے نکال لیتے ہیں اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض شہروں میں عید میلاد کے جلوس کے تقدس کو بالکل پامال کر دیا گیا ہے، جلوس تنگ راستوں سے گزرتا ہے اور مکانوں کی کھڑکیوں اور بالکنیوں سے نوجوان لڑکیاں اور عورتیں شرکاء جلوس پر پھل وغیرہ پھینکتی ہیں (شائد ایصال ثواب کی نیت سے العیاذ باللہ) اوباش نوجوان فحش حرکتیں کرتے ہیں۔ جلوس میں مختلف گاڑیوں پر فلمی گانوں کی ریکارڈنگ ہوتی ہے اور نوجوان لڑکے فلمی گانوں کی دھنوں پر ناچتے ہیں اور نماز کے اوقات میں جلوس چلتا رہتا ہے، مساجد کے آگے سے گزرتا ہے اور نماز کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا اس قسم کے جلوس، میلاد النبی ﷺ کے تقدس پر بدنما داغ ہیں، ان کی اگر اصلاح نہ ہو سکے تو ان کو فوراً بند کر دینا چاہیے۔[شرح مسلم سعیدی، ۲/۱۷۰، طبع فرید بک سٹال لاہور]

ان سے کوئی پوچھے آخر اس جلوس میں تقدس والی کون سی بات ہے جسے پامال کیا گیا؟ کیا گھوڑے، بیل، ٹرالیاں، گاڑیاں یا پھر شور شرابہ کرنے والی عوام۔

یاد رکھیں جب گلی محلوں اور بازاروں میں اس طرح کے جلوس نکلتے ہیں تو تقدس اسی وقت پامال ہو جاتا ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ((وایاکم وھیشات الاسواق))
"اپنے آپ کو بازاروں کے شور شرابے سے بچاؤ۔"

[صحیح مسلم، الصلوۃ باب تسویۃ الصفوف، رقم: ۴۳۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جشن عید میلا النبی ﷺ کی حیثیت کیا ہے؟

قائلین جشن عید میلاد اس کی حیثیت مقرر کرنے میں تذبذب کا شکار ہیں کبھی تو اسے باعث اجر وثواب بتاتے ہیں اور کبھی اسے عشق رسول کا مظہر، کبھی اسے شیطان کی ذلت ورسوائی کا ذریعہ اور کبھی مذہب کا حصہ قرار دے کر منکرین جشن میلاد کی خوب خبر لی جاتی ہے۔

لیکن اس کے باوجود ان کے جید علماء یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ اس جشن عید میلاد کی شرعی حیثیت کوئی نہیں مثلاً ڈاکٹر طاہر القادری صاحب لکھتے ہیں: جشن میلاد النبی ﷺ عید شرعی ہے نہ ہم اسے عید شرعی سمجھتے ہیں۔ [میلاد النبی ﷺ، ص:۷۵۷]

اسی طرح غلام رسول سعیدی صاحب رقم طراز ہیں: پہلے مسلمان صرف محافل کا انعقاد اور صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے، بعد میں اہل محبت نے اس خوشی میں جلوس نکالنا شروع کیا جس میں نعت خوانی ہوتی تھی، قصیدہ بردہ پڑھا جاتا تھا، اور علماء کرام تقریریں کرتے تھے اور نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھی جاتی تھی اور کوئی غیر شرعی حرکت نہیں ہوتی تھی، اس جلوس کو فرض واجب اور سنت کا درجہ نہیں دیا جاتا تھا۔ [شرح مسلم، ۳/۱۷۰]

اب ہم ان کو کیا کہہ سکتے ہیں اگر کوئی عمل شرعی بھی نہیں، فرض وواجب اور سنت بھی نہیں تو اسے دین کا حصہ اور کار ثواب کیوں سمجھا جاتا ہے؟ پھر بات یہاں تک ہی نہیں ٹھہری بلکہ اس غیر شرعی اور غیر مسنون عمل کو ثابت کرنے کے لیے قرآن وحدیث کے دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ جو ان علماء کی لاعلمی کا واضح ثبوت ہے کیونکہ جو بات اور کام قرآن وحدیث سے ثابت ہو جائے وہ غیر شرعی نہیں رہتا بلکہ دین کا حصہ وجزو بن جاتا ہے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ ان حضرات نے پہلے ایک نظریہ گھڑ لیا اور اپنے پیٹ پالنے کا ذریعہ ڈھونڈا اور پھر قرآن وحدیث کو اس کے مطابق کرنے کی کوشش کی جبکہ مسلمان ایسا نہیں کرتا بلکہ وہ تو قرآن وحدیث کے مطابق اپنے عقائد ونظریات کو ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس قدر فقیہان حرم بے توفیق

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگران کے پیش کردہ دلائل پر غور کریں گے تو ان کی کمزوری آپ پر کھل کر سامنے آجائے گی۔

دلیل اول:

خوش ہونا یا خوشی منانا:

﴿ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴾ [یونس: ۱۰/ ۵۸] مفتی احمد یار خان نعیمی اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: ''یعنی اللہ کے فضل ورحمت پر خوب خوشیاں مناؤ''

معلوم ہوا کہ فضل الٰہی پر خوشی منانا حکم الٰہی ہے اور حضور ﷺ رب کا فضل بھی ہیں اور رحمت بھی لہٰذا ان کی ولادت پر خوشی منانا اسی ایت پر عمل ہے اور چونکہ یہاں خوشی مطلق ہے لہٰذا ہر جائز خوشی اس میں داخل ہے۔ لہٰذا محفل میلاد کرنا وہاں کی زیب و زینت سج دھج وغیرہ سب باعث ثواب ہیں۔ [جاء الحق، ص: ۲۴۰، حصہ اول طبع گجرات]

ڈاکٹر طاہر القادری اس ایت کا ترجمہ کرتے ہیں: فرما دیجئے (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثت محمدی ﷺ کے ذریعے تم پر ہوا ہے) بس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں (یہ خوشی منانا) اس سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔ [میلاد النبی ﷺ، ص: ۲۰۳]

تجزیہ

(اول): ملاحظہ فرمائیں اپنے مزعومہ نظریہ کو ثابت کرنے کے لیے کس قدر الفاظ میں ہیر پھیر کرنا پڑا یہی بات ان کے استدلال کی کمزوری واضح کر رہی ہے۔ بہر حال یاد رکھیں! یہ حکم سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ملا تھا کیا انھوں نے اس کا یہی مفہوم سمجھا جو آج کے حضرات پیش کر رہے ہیں، اگر ان کے نزدیک بھی یہی بات تھی تو ثبوت کیا ہے؟ اور انہوں نے پھر عمل کیوں نہیں کیا؟ نعوذ باللہ کہیں یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تارک قرآن بنانے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سازش تو نہیں؟

(ثانی)فلیفرحوا حکم کا صیغہ ہے جو فرضیت پر دلالت کرتا ہے اگر اس کا یہی مفہوم لیا جائے جو قائلین عید میلاد بیان کرتے ہیں تو پھر تو یہ جشن فرض اور لازم ہونا چاہیئے تھا لیکن یہ خود بھی اسے شرعی نہیں مانتے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مفہوم ان کا خود ساختہ ہے۔

(ثالث)اس حدیث میں نہ تو میلاد النبی ﷺ کا تذکرہ ہے اور نہ ہی بعثت محمدی ﷺ کا بلکہ اس میں تو قرآن مجید کو اللہ کا فضل و رحمت قرار دیا جا رہا ہے یہ مضمون پچھلی ایت سے شروع ہوتا ہے:﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ قُلْ بِفَضْلِ ٱللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۟ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴾ [یونس ۱۰/۵۷۔۵۸] ”اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔“(ترجمہ کنز الایمان)

پچھلی ایت ملا کر مضمون مکمل ہوا کہ تمہارے پاس قرآن آیا ہے جو پروردگار کی طرف سے نصیحت، ہدایت اور سینوں میں پیدا ہونے والے وساوس کی شفاء ہے۔کفار اس سے محروم ہیں وہ دنیا کا مال و متاع اکٹھا کرنے کے چکر میں ہیں آپ اس نعمت پر خوش ہو جائیں یہ نعمت کفار کی جمع پونجی سے کہیں بہتر ہے۔

یہی مفہوم اس طائفہ کے امام ثانی اور احمد رضا صاحب بریلوی کے شاگرد رشید جناب نعیم الدین مرادآبادی نے بیان کیا ہے اور وہ بھی کنز الایمان کے حاشیہ پر، چنانچہ لکھتے ہیں کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہیئے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطاء فرمائے حضرت ابن

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عباس وحسن وقتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اسؑ کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں۔

[خزائن العرفان حاشیہ کنز الایمان ص ۳۰۹، حاشیہ نمبر ۱۳۹]

اگر اس ایت میں عید منانے کا حکم ہے تو پھر ایک عید قرآن بھی ہونی چاہیئے آج تک کوئی مسلمان اس کا قائل نہیں رہا معلوم ہوا کہ دورِ حاضر کے حضرات کا پیش کردہ مفہوم صحابہ کرام و تابعین عظام کی توہین پرمبنی ہے نیز ان کے اکابر کے پیش کردہ مفہوم کے بھی خلاف ہے۔

(رابع) قائلین عید میلاد اس آیت میں جو معنی کی غلطی کرتے ہیں مراد آبادی صاحب کے بیان کردہ مفہوم سے وہ بھی واضح ہوگئی کہ فرح دل کی لذت کا نام ہے یعنی خوش ہونا، اور اسے محسوس کرنا، نہ کہ خوشی منانا۔

ان دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے کیونکہ انسان ہر روز کسی نہ کسی بات پر خوش ہوتا ہے دنیوی فوائد پاکر اسے خوشی کا احساس ہوتا ہے اچھی سوچ! اچھے خیالات یا کوئی انعام پاکر بھی خوشی محسوس ہوتی ہے اسی طرح جب نیک آدمی عبادت باری تعالیٰ بجا لاتا ہے تو پرسکون ہو جاتا اور اپنے اندر عجیب فرحت محسوس کرتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جشن کرے، عید منائے، اور ڈھول کی تھاپ پرناچنا شروع کردے۔

یاد رکھیں! فرح کے کئی مشتقات قرآن میں استعمال ہوئے ہیں کسی بھی جگہ ان حضرات نے خوشی منانا ترجمہ نہیں کیا مثلاً دیکھیں: (1۔سورت الانعام/۴۴ 2۔الرعد/۲۶، 3۔یونس/۲۲، 4۔التوبہ:/۵۰، 5۔التوبہ:/۸۱، 6۔ھود:/۱۰، 7۔المؤمن:/۸۳، 8۔الشوریٰ:/۴۸، 9۔الروم:/۳۲، 10۔القصص:/۷۶)

ان دس مقامات کا ترجمہ آپ ان کے امام اول احمد رضا بریلوی صاحب کے ترجمۃ القرآن بنام کنز الایمان سے ملاحظہ کریں تو حقیقت کھل کر آپ کے سامنے آجائے گی۔

آخر کیا وجہ ہے کہ ان جگہوں پر بھی وہی فرح کا لفظ آیا ہے لیکن ترجمہ وہ نہیں کیا گیا؟ یا تو زیر تبصرہ دلیل میں تحریف معنوی کا ارتکاب کیا گیا ہے یا پھر ان مقامات کا ترجمہ غلط ہے، فیصلہ خود کرلیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحدیث نعمت اور جشن عید میلاد النبی ﷺ

﴿ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ [الضحی۹۳/۱۱] "اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو"۔ (ترجمہ کنز الایمان) اس آیت کا مطلب بیان کرتے ہوتے اس طائفہ کے امام اول احمد رضا خان بریلوی اپنے کتابچہ المیلاد النبویہ فی الالفاظ الرضویہ میں لکھتے ہیں رب کی نعمتوں کا چرچا مجلس میلاد میں ہوتا ہے مجلس میلاد آخر وہی شے ہے جس کا حکم رب العزت دے رہا ہے' واما بنعمة ربك فحدث (رسائل میلاد النبی ﷺ ص:۲۸)

تجزیہ

(اول) تعصب کی عینک اتار کر غور کریں احمد رضا بریلوی صاحب کس قدر جرأت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایک بہتان باندھ دیا کیونکہ اگر اس آیت میں واقعی یہی حکم دیا گیا تو قائلین میں سے کوئی بھی رسول اکرم ﷺ کی سیرت اور صحابہ کرام کے عمل سے دیکھائے کہ انھوں نے بھی اس حکم پر عمل کر کے مجلس میلاد منعقد کی ہو، جلوس نکالا ہو اور مال و دولت کا اسراف کیا ہو؟

اب دو ہی باتیں ہیں یا تو اس آیت کا جدید مفہوم غلط اور احمد رضا خان بریلوی بہتان عظیم کے مرتکب ہوئے ہیں یا پھر نعوذ باللہ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کو اس کی سمجھ نہیں آئی فیصلہ خود کریں۔

(ثانی) اس سے پچھلی آیات پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی مفہوم واضح ہو جاتا ہے کیونکہ پیچھے تین اشیاء کا تذکرہ ہے جن کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہے: ﴿ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴾ [الضحی۹۳/۶۔۸]

"کیا اس (اللہ) نے تجھے یتیم نہیں پایا بس جگہ دی اور تجھے راستے سے ناواقف پایا تو راستہ دکھایا اور تجھے تنگدست پایا تو غنی کر دیا"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں رسول اکرم ﷺ پر اپنے تین انعامات بیان کیے اور ان کے بعد جو ان انعامات کا تقاضا تھا وہ واضح کیا چنانچہ: ﴿ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ﴾ کے مقابلے میں فرمایا: ﴿ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴾ پس جو یتیم ہے اس پر سختی نہ کر اور ﴿ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ﴾ کے مقابلے میں فرمایا: ﴿ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴾ اور جو مانگنے والا ہے اسے مت جھڑک اسی طرح ﴿ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ﴾ کے مد مقابل فرمایا: ﴿ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ اور اپنے رب کی نعمت کو پس تم بیان کرو۔

معلوم ہوا یہاں جس نعمت کو آگے بیان کرنے کا حکم دیا گیا وہ نبوت کی نعمت ہے جو پہلے آپ ﷺ کے پاس نہ تھی اور یہ کام تو نبوت ملنے سے لیکر تا دم واپسیں سر انجام دیتے رہے بلکہ حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہ سے پوچھ بھی لیا ھل بلغت کیا میں نے رسالت کا فریضہ پورا کر دیا تو یک زبان ہو کر تمام صحابہ نے اثبات میں جواب دیا۔[بخاری : رقم: ۱۶۲۵] اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے احمد رضا صاحب بریلوی کے شاگرد نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں: نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور ﷺ سے وعدہ فرمایا نعمتوں کے ذکر کا اس لیے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گزاری ہے [خزائن العرفان:۸۶۶] میلاد النبی ﷺ کا ذکر ہرگز نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی یہ خواہ مخواہ کی تفسیر ہے۔

(ثالث) اگر نعمت کو بیان کرنے سے عید منانا، جلوس نکالنا، ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑے ڈالنا، میوزک گانا وغیرہ مراد ہے تو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تو بے شمار ہیں: ﴿ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ﴾ ''اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو گن نہیں سکو گے۔'' [ابراہیم ۱۴/۳۴] کس کس نعمت پر مذکورہ کام کیے جائیں گے، اگر یہ کہا جائے کہ بڑی نعمت پر ایسا کیا جائے گا تو غور کرنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ گو رسول اللہ ﷺ کا پیدا ہونا بھی ایک نعمت ہے لیکن اس سے بھی بڑی نعمت آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا تاج رکھا جانا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے اللہ تعالیٰ نے بطور نعمت شمار بھی کیا اور مومنوں پر احسان بھی جتلایا جیسا کہ گزر گیا۔

اسی طرح نزول قرآن بھی بہت بڑی نعمت ہے۔جنگ بدر میں فتح، صلح حدیبیہ، فتح مکہ وغیرہ بے شمار چیزیں سامنے آجائیں گی۔تو کیا ان سب واقعات کے نتیجے میں چراغاں کیا جائے، جلوس نکالے جائیں، گلیوں اور بازاروں کو جھنڈیوں سے سجا کر بجلی چوری کی جائے اور میوزک لگا کرنا چاہئے؟

اگر کوئی یہ کہے کہ یہ سب چیزیں تو اس وقت ہی نصیب ہوئیں جب آنحضرت ﷺ کی پیدائش ہوئی اگر یہ نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا اسلیے جو سب کی بنیاد ہے اسے عید کا دن قرار دیا گیا ہے۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ نبی ﷺ کی پیدائش کے بعد ہی یہ سارے کام ہوئے لیکن اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے پھر تو عیدوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا کیونکہ نبی ﷺ کی پیدائش نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا اور اگر آپ ﷺ کے والدین کی پیدائش نہ ہوتی تو رسول اکرم ﷺ پیدا نہ ہوتے لہذا اصل بنیاد تو انکے والدین ہوئے ایک عید اسے بھی بنا لیا جائے اور پھر اگر ان کے والدین نہ ہوتے تو انکی پیدائش نہ ہوتی اسی طرح آدم علیہ السلام تک جا پہنچیں گے اور اتنی عیدیں اکٹھی ہو جائیں گی کہ ان سے سنبھالی نہ جائیں گی۔

ایام اللہ اور جشن عید میلاد النبی ﷺ:

عید میلاد النبی ﷺ کو ثابت کرنے کے لیے ایک استدلال حسب ذیل آیت سے بھی کیا جاتا ہے: ﴿ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ﴾ [ابراہیم:۱۴/۵] اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔ (ترجمہ کنز الایمان)

احمد سعید کاظمی صاحب جنہیں غزالیٔ دوراں کا لقب دیا گیا لکھتے ہیں؛ جب فرمان خداوندی ﴿ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ﴾ آج ہمیں اس مبارک دن کی یاد تازہ کرنی ہے جو سید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایام اللہ یعنی یوم ولادت حضرت محمد مصطفی ﷺ ہے ۔[میلاد النبی مندرجہ رسائل میلاد النبی ص:۱۴۰]

تجزیہ:

یہاں دو تحریفات کا ارتکاب کیا گیا ہے(اول) ﴿ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ﴾ 'انہیں اللہ کے دنوں کے ساتھ نصیحت کر،کو ختم کر کے ﴿ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ﴾ 'کردیا گیا اس کا ترجمہ یہ ہوتا کہ انہیں اللہ کے دن یاد دلا (دوم) اسے جشن میلاد کے حق میں پیش کرنا تحریف بھی ہے اور گستاخی بھی کیونکہ اس میں یہ ہرگز ایسا کوئی لفظ نہیں جس کا معنی عید منانا ،جلوس نکالنا اور جشن منانا ہو، نیز اگر اس کا یہی مفہوم ہے تو رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کو اسکی سمجھ کیوں نہیں آئی ،چودہ سو سال بعد ان حضرات کو علم ہو گیا کہ یہاں عید میلاد النبی ﷺ کا ثبوت موجود ہے۔

اصل بات سمجھنے کے لیے اس پوری آیت کو سامنے رکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ حکم حضرت موسیٰ ﷺ کو دیا جارہا ہے: ﴿ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴾ [ابراهيم : ١٤/ ٥] اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے نشانیاں دے کر بھیجا یہ کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اور انہیں اللہ کے دنوں کے ساتھ نصیحت کر بلاشبہ اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔"

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس حکم پر کیسے عمل کیا ہے آیا انہوں نے اپنی ولادت کا دن یاد کروایا یا حضرت ابراہیم و حضرت نوح علیہما السلام کے یوم ولادت پر جشن منانے کا اور چراغاں کرنے کا کہا؟ ظاہر ہے ایسا نہیں کیا گیا تو جو مفہوم اس وقت نہیں سمجھا گیا اب کیسے درست ہو سکتا ہے؟

اس آیت کا صحیح ترجمہ کرنے سے بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ اپنے قوم کو وہ واقعات سنا کر جو نافرمان قوموں کو پیش آئے ہیں نافرمانی سے روکو اور اطاعت پر آمادہ کرو۔ چنانچہ مفتی احمد یار نعیمی صاحب بریلوی لکھتے ہیں: یہاں ایام اللہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد یا تو قوم عاد و ثمود پر عذاب آنے کی تاریخیں ہیں یا بنی اسرائیل پر من وسلویٰ اترنے کی اور فرعون کے غرق ہونے کی۔[نور العرفان حاشیہ کنز الایمان ص:۷۸۸]اگر تحریف شدہ ترجمہ تسلیم کرلیا جائے تو ان حضرات کے لیے مشکل پیدا ہوجائے گی کیونکہ تمام دن اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں تو پھر روزانہ جشن کا انتظام ہونا چاہیئے ہر روز عید ہونی چاہیئے۔ایسا کرکے دیکھ لیں عوام خود انہیں سیدھا کرلے گی۔

مائدہ آسمانی اور جشن میلاد:

﴿قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ [المائدہ : ۵/۱۱۴]

"عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک (دستر) خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔" (ترجمہ کنز الایمان)

احمد رضا خان صاحب بریلوی کے شاگرد و رشید نعیم الدین مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کی عید بنانا اور خوشیاں منانا عبادتیں کرنا شکر الٰہی بجا لانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم ﷺ کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لیے حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الٰہی بجا لانا اور اظہار فرح اور سرور کرنا مستحسن ومحمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

[خزائن العرفان ص:۱۸۲،حاشیہ ۲۸۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجزیہ:

غور کرنے سے اس کی کمزوری بھی آپ کے سامنے آجائے گی کیونکہ آیت ھذا کو زبردستی اور کھینچ تان کر اپنے موقف کے مطابق کیا گیا ہے ورنہ آپ دیکھیں !اس آیت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس کا یہ معنی ہو کہ اس دن کو عید بنانا ہے بلکہ یہاں دستر خوان کو عید اور خوشی بنانے کا کہا گیا ہے اسی لیے تو لفظ ''تکون'' مونث ہے نیز ان کے امام اول احمد رضا بریلوی صاحب کا اوپر ترجمہ ملاحظہ کریں اس میں بھی یہی لکھا گیا ہے۔

قائلین عید میلاد ہی نہیں بلکہ ہر وہ انسان جو غیر شرعی نظریات کا حامل ہوگا اسے اپنا مطلب نکالنے کے لیے قرآن وحدیث میں کمی یا بیشی کرنی پڑتی ہے بصورت دیگر اسکے ہاتھ خالی رہیں گے سوال یہ ہے کہ یہاں دن کا مفہوم کس لفظ سے اخذ کیا گیا ہے؟ کیا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان نہیں؟

(ثانی) اگر واقعی اس آیت کا مدعی اور مقصود جشن عید میلاد النبی ﷺ ہے تو رسول کریم ﷺ اور ان کے شاگردوں کو پتہ کیوں نہیں چلا اب دو ہی باتیں ہیں یا تو ان حضرات کا بتایا ہوا مفہوم غیر شرعی ہے یا پھر (نعوذ باللہ) امام الانبیاء ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن کا فہم نہ تھا؟ چودہ سال کے بعد اس نئی نسل کے مولویوں کو اسکی سمجھ آئی؟ فیصلہ خود کریں!

آیت کا مطلب واضح ہے کیونکہ جب یہ بتا رہی ہے کہ وہ مائدہ عید ہے نہ کہ وہ دن عید کا پھر لامحالہ اس سے یہی مراد ہے کہ اس دستر خوان کے نزول کی ایک دلی خوشی ہے جو کسی بھی نعمت پر انسان کو حاصل ہوتی ہے۔

قائلین جشن عید میلاد اور راویت ابولہب

صحیح بخاری میں آتا ہے: ((قال عروۃ و ثویبۃ مولاۃ لابی لھب و کان ابو لھب اعتقھا فارضعت ﷺ فلما مات ابو لھب اریہ بعض اھلہ بشر ھیئۃ قال لہ ما ذالقیت ؟ قال ابو لھب لم الق بعد کم غیر انی سقیت فی ھذہ بعتاقتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب "

www.KitaboSunnat.com

ثویبة))[بخاری کتاب النکاح رقم: ۱۔۵۱] عروۃ نے کہا کہ ثویبہ ابولھب کی باندی تھیں اور ابولھب نے اسے آزاد کر دیا تھا پس اس نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا جب ابولھب مر گیا تو اس کے خاندان میں کسی نے اسے خواب میں بری حالت میں دیکھا تو اس نے کہا تو نے کیا پایا؟ ابولھب نے کہا تمہارے بعد میں نے سکون نہیں پایا سوائے اس بات کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے ذرا سا پانی اس میں پلا دیا جاتا ہوں (اس نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان گڑھے کی طرف اشارہ کر کے کہا) اس روایت سے معلوم ہوا کہ جب کافر رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کرے تو عذاب میں تخفیف ہوگئی تو مسلمان کی کیا شان ہے؟

تجزیہ:

اس روایت کی عربی اور ترجمہ آپکے سامنے ہے کم از کم مجھے تو کوئی ایسا لفظ نہیں ملا جس کا یہ معنی بنتا ہو کہ ابولھب نے ثوبیہ کو ولادت نبی ﷺ کی خوشی میں آزاد کیا تھا غور کر کے ڈھونڈنے کی کوشش کریں شائد مل جائے ممکن ہے کسی دوسری جگہ ہو بہر حال یاد رکھیں [صحیح البخاری] کی وہ روایات تمام امت کے نزدیک صحیح میں جو باقاعدہ سند کے ساتھ امام بخاری نے نقل کی ہیں جبکہ بلا سند معلق روایات کے حوالے سے علمائے امت کا یہ فیصلہ ہرگز نہیں اس لیے خوامخواہ بخاری کا نام لے کر سادہ لوح عوام کو دھوکہ میں نہیں رکھنا چاہیے۔

بہر حال اسکی سند کو جب دیکھا گیا تو وہ ضعیف نکلی چنانچہ ہمارے شیخ واستاد مفتی مبشر احمد ربانی ﷾ رقمطراز ہیں: یہ عروۃ کی مرسل روایت ہے جیسا کہ سیاق بخاری سے ظاہر ہے اور عروۃ نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ اسے یہ خواب کس نے بیان کیا ہے اور مرسل روایت محدثین کے ہاں ضعیف کی اقسام میں سے ہیں۔

اگر یہ بالفرض موصولا ثابت بھی ہو جائے تو قابل حجت نہیں کیونکہ یہ خواب ہے اور خواب بھی عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے اور خواب دین میں حجت شرعی نہیں ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تے اگر بریلوی حضرات کے نزدیک خواب حجت شرعی ہیں تو پھر میں دو خواب ذکر کرتا ہوں کیا علماء بریلی انھیں تسلیم کرنے کے لیے ہیں:

علامہ محمد بن محمد بن شہاب المعروف البزار الکردری الحنفی صاحب فتاویٰ البزازیہ نے اپنی کتاب مناقب الامام الاعظم (۳۲/۱) میں لکھا ہے کہ:

۱۔"امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی قبر کو کھودا اور آپ ﷺ کی ہڈیوں کو سینے تک اکٹھا کر لیا۔"

یہی خواب اسی طرح [مناقب ابی حنیفه للموفق بن احمد المکی ۱/۱۶] میں موجود ہے مندرجہ بالا خواب اگر حجت شرعی ہے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کا وجود مبارک بھی قبر میں صحیح سلامت نہیں ہے بلکہ ہڈیاں ہو چکا ہے کیا بریلی امت اپنے امام کے اس خواب کو حجت شرعی سمجھ کر یہ تسلیم کرنے کو تیار ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وجود مبارک صحیح سلامت نہیں ہے۔

۲۔محمد بن حماد فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے کلام میں دیکھنے کے متعلق کیا فرماتے ہیں ،ان کے کلام کو دیکھوں اور اس پر عمل کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں نہیں نہیں، تین مرتبہ کہا پھر میں نے کہا میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کی حدیث میں دیکھوں اور اس پر عمل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ہاں، ہاں، تین دفعہ کہا۔ پھر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے کوئی دعا سکھائیں تاکہ میں اس کے ذریعے دعا کروں۔ آپ ﷺ نے مجھے دعا سکھلائی اور اسے تین مرتبہ دہرایا جب میں بیدار ہوا تو وہ دعا بھول گیا۔" تو کیا اس خواب کو حجت شرعی مان کر امت بریلویہ فقہ حنفی سے تائب ہو کر قرآن و سنت کے دامن کے ساتھ وابستہ ہونے کے لیے تیار ہیں؟

۳۔عروہ کی اس مرسل روایت میں یہ ہے کہ ثوبیہ کو ابولہب نے اس وقت آزاد کیا تھا جب اس نے ابھی رسول اللہ ﷺ کو دودھ نہیں پلایا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو یہ بات اہل سیر کی نقل کے خلاف ہے کیونکہ اکثر اہل سیر نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ابولہب نے اپنی لونڈی ثوبیہ کو رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے کے کافی عرصہ بعد آزاد کیا تھا۔

امام ابن جوزی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

ثوبیہ نبی ﷺ کے پاس اس وقت بھی آتی تھیں جب آپ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی تھی تو رسول اللہ ﷺ اور خدیجہ رضی اللہ عنہا اس کی تکریم کرتے تھے اور یہ ان دنوں لونڈی تھی پھر اسے ابولہب نے آزاد کر دیا۔" [الوفاء باحوال المصطفی: ۱/۱۰۷]

یہی بات "فتح الباری شرح صحیح البخاری" ،الاصابہ فی تمییز الصحابۃ: ۴/[illegible]، طبقات ابن سعد: ۱/۱۰۸، اور الاستیعاب فی اسماء الاصحاب لابن البر: ۱/۱۲، میں ملاحظہ کریں۔

۴۔ اور یہ خواب قرآن حکیم کے ظاہر کے خلاف ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر کو بھی قیامت والے دن اچھے اعمال نفع دیں گے جب کہ قرآن پاک میں ہے:

﴿ وَقَدِمْنَآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا۟ مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَـٰهُ هَبَآءً مَّنثُورًا ﴾ [الفرقان: ۲۳]

"اور انھوں نے جو اعمال کیے ہم ان کی طرف متوجہ ہو کر انہیں بکھرے ہوئے ذروں کی طرح کر دیں گے۔"

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافر کو اس کا عمل نفع نہیں دے گا۔ حنفی حضرات پر حیرت ہے کہ عام طور پر حدیث قرآن کے خلاف ہو تو کہتے ہیں ہم اسے رد کر دیں گے جیسا کہ کتب اصولِ فقہ حنفیہ میں کئی مقامات پر یہ بحث موجود ہے لیکن یہاں ایک خواب جو صراحتاً قرآن کے خلاف ہے اسے حجت سمجھتے ہوئے عید میلاد کے جواز کی دلیل بنا رہے ہیں۔

اس روایت کے کچھ جوابات ہمارے استاذ مولانا داؤد ارشد صاحب نے بھی دیے ہیں، وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

1۔ خود صاحب خواب (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کو خواب اس وقت آیا جب وہ مسلمان نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے اور انھوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اس خواب کو دلیل بنا کر عید میلاد نہ منائی اور نہ جلوس و چراغاں کا اہتمام کیا، کیونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ ابولہب نے لونڈی کو آزاد رشتے داری کی وجہ سے کیا، نہ کہ نبی ورسول کی ولادت جان کر خوشی کی تھی اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ ابولہب کے عمل کی نبی کریم ﷺ نے تحسین نہیں کی۔

2۔ یہ خواب نص قرآنی کے مخالف ہے کیونکہ قرآن مجید نے صاف کہہ رکھا ہے کہ دوزخیوں کو ایسا کھانا ملے گا جس سے بھوک اور پیاس ختم نہ ہوگی۔ ﴿لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوْعٍ﴾ [الغاشیہ: ۷] ''کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں۔''

اس آیت کی تفسیر میں مفتی صاحب کا استاذ المکرم فاضل مراد آبادی لکھتا ہے یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہوگا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے۔[ف:۶ص:۸۶۳]......ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا﴾ [النباء:۲۴] ''اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو۔'' (احمد رضا)

ان آیات بینات سے ثابت ہوا کہ کفار کو دوزخ میں کھانے کو ایسی چیزیں ملیں گی جن سے ان کی بھوک دور نہ ہوگی اور وہ دوزخ میں کبھی بھی کوئی ٹھنڈک نہ پائیں گے، ان واضح نصوص کو بریلوی مکتب فکر کے علماء ایک خواب سے رد کرنے کی کوشش میں ہیں کہ ابولہب کو انگلی چوسنے سے ٹھنڈک مل جاتی ہے، حالانکہ ان کے نزدیک صحیح حدیث جو کہ خبر واحد ہو اس سے بھی نص کی تخصیص نہیں کی جا سکتی، مگر یہاں خودغرضی دیکھئے کہ خواب کی بناء پر قرآنی بات کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے۔

3۔ اگر بالفرض یہ تسلیم کر بھی لیا جائے کہ ابولہب نے لونڈی کو آزاد نیکی جان کر کیا تھا (حالانکہ اس نے فقط رشتے داری کے ناطے سے لونڈی آزاد کی تھی) اور اس کا یہ عمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول بھی ہوا تو تب بھی یہ خواب مخالف قرآن ہونے کی وجہ سے مردود ہے کیونکہ قرآن نے یہ بات واضح سے واضح تر بیان کی ہے کہ جن لوگوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع اختیار نہ کی اور آپ ﷺ کی مخالفت کی ان کے اعمال ضائع ہو گئے، ارشاد ہوتا ہے:

''جن لوگوں کو سیدھا رستہ معلوم ہو گیا (اور) پھر بھی انھوں نے کفر کیا اور (لوگوں) کو خدا کی راہ سے روکا اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سب کا کیا کرایا اکارت کر دے گا۔'' [محمد : ۳۲]

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ابولہب کا لونڈی آزاد کرنے کا عمل ضائع ہو گیا، مگر خواب سے ثابت ہوتا ہے کہ اس عمل کی وجہ سے اسے جہنم میں سکون ملتا ہے یہ خواب چونکہ نص قرآن کے مخالف ہے لہٰذا اس پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

4۔ ابولہب شاتم رسول تھا جیسا کہ سورۃ لہب کے شان نزول سے ثابت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ کی شان میں ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی بھی ایک مسلمان و مومن کے اعمال کو برباد کر دیتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

''اے اہل ایمان اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو اس طرح ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔'' [الحجرات : ۲]

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان بھی اگر نبی ﷺ کے سامنے اونچی آواز سے بولتا تو اس کے اعمال ضائع ہو جاتے، اور جو شخص کافر ہو اور علی الاعلان وہ جناب رسالت مآب ﷺ کی توہین کرتا ہو اسکا عمل کیوں ضائع نہ ہو گا؟ خود مفتی صاحب نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: ''جب ان کی بارگاہ میں اونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہیں تو دوسری بے ادبی کا ذکر ہی کیا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس آیت نے تمام عقدے ہی حل کر دیے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا خواب امر واقعہ کے خلاف ہے کیونکہ ابولہب کے شاتم رسول ہونے کی وجہ سے تمام نیکیاں اکارت گئیں الغرض اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ لونڈی کو آزاد کرنا ابولہب کی نیکی تھی تو نص قرآنی سے اس کی نیکی تباہ و برباد ہوگئی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا خواب چونکہ نص قرآنی کے مخالف ہے لہذا اس پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا اور اس کو دلیل بنا کر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت نہیں دیا جاسکتا کیونکہ یقین کو شک زائل نہیں کر سکتا۔

آپ غور کریں! جس شخص کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پوری سورت نازل کر کے اس کی تباہی اور ہلاکت کی خبر دی ہے کیا اسے انگلیوں سے دودھ آسکتا ہے جب کہ قرآن نے اس کے ہاتھوں کی تباہی کا خاص ذکر بھی کیا ہے ﴿ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ..... ﴾ (اللھب)

قائلین جشن میلاد اور سنت حسنہ:

خود ساختہ عید کو جواز فراہم کرنے کے لیے ایک دلیل یہ حدیث نبوی بھی پیش کی جاتی ہے فرمایا ﴿مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ﴾

[المسلم الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقة رقم : ۱۰۱۷]

"جس نے اسلام میں کوئی اچھا نمونہ قائم کیا تو اسے اپنے اس عمل کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد اس پر تمام عمل کرنے والوں کا بھی بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے ثواب میں کمی واقع ہو، اور جس نے اسلام میں برا نمونہ قائم کیا تو اس کے سر اس کا بوجھ ہوگا اور اس کے بعد عمل کرنے والوں کا بھی بغیر اس کے کہ ان لوگوں کے بوجھ میں کوئی کمی واقع ہو۔"

معلوم ہوا کہ اسلام میں اچھا طریقہ نکالنا باعث اجر وثواب ہے اور جشن عید میلاد منانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ایک عمدہ فعل ہے لہذا یہ بدعت حسنہ ہوئی۔ (مختلف کتب بریلویہ)

تجزیہ:

ہر عقل مند سمجھ سکتا ہے کہ کوئی بدعتی اپنی بدعت کو اسی وقت رواج دے سکتا ہے جب لوگوں کے سامنے اسے خوبصورت کر کے دکھائے گا بھلا کون سا انسان ہے جو بدعت بھی جاری کرے اور یہ بھی بتائے کہ یہ برا فعل ہے۔

یاد رکھیں! بدعت کی یہ تقسیم ہرگز شرعی نہیں کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ﴿فان کل بدعة ضلالة﴾ [صحيح ابن ماجه الباني، رقم: ٤٢] "بلاشبہ ہر بدعت گمراہی ہے"۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ خود آنحضرت ﷺ کہہ دیں کہ بعض بدعات مستحسن ہوتی ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((کل بدعة ضلالة وان راها الناس حسنة)) "ہر بدعت گمراہی ہے خواہ لوگ اسے اچھا ہی سمجھیں" [كتاب السنه للمروزی: ٨٢] نیز رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے اس دین میں نیا کام ایجاد کیا وہ مردود ہے۔ [بخاری ٢٦٩٧، مسلم: ١٧١٨]

(ثانی) اس حدیث کو سمجھنے کے لیے مکمل روایت ملاحظہ کریں گے تو ان حضرات کی غلط فہمی آپ کے سامنے چمکنے لگے گی۔

☆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں؛ کہ دن کے شروع میں ہم خدمت رسول میں حاضر تھے کہ اچانک مضر قبیلے کے افراد آئے ان کے جسموں پر کپڑے تھے نہ پاؤں میں جوتے انہوں نے اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں نبی ﷺ ان کی یہ فقیری دیکھ کر بڑے کبیدہ خاطر ہوئے اور چہرہ انور متغیر ہو گیا لہذا نماز کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں کو صدقہ پر رغبت دلائی صحابہ نے تاخیر کی تو آپ ﷺ کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار نمایاں تھے اچانک ایک انصاری صحابی چاندی کی تھیلی لے کر آیا پھر دوسرا آیا، تیسرا آیا، یہاں تک کہ رسول اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمکنے لگا تو پھر آپ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((من سن فی الاسلام سنة حسنة.....الخ)) ''جس نے اسلام میں..........[صحیح مسلم، رقم: ۱۰۱۷، ۲۳۸۴] صحابہ اعلانیہ صدقہ وخیرات کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھے تو ایک صحابی نے ابتدا کی بعد میں دوسرے بھی صدقہ لانا شروع ہو گئے۔

جبکہ اعلانیہ صدقہ کرنا قرآن مجید سے ثابت ہے فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَ إِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ﴾ [البقرہ: ۲/۲۷۱] ''اگر خیرات علانیہ دو تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے''۔(ترجمہ کنز الایمان) معلوم ہوا زیر بحث حدیث کا تعلق اس عمل سے ہے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے لیکن وقتی طور لوگوں میں کسی وجہ سے رواج پذیر نہیں تو جو اس سنت کو جاری کرے گا مذکورہ ثواب کا حقدار وہ ہوگا نا کہ وہ شخص جو ایسا کام جاری کرے جس کا قرآن وحدیث اور شریعت اسلامیہ میں وجود تک نہیں پایا جاتا۔

اور جشن عید میلاد النبی ﷺ ایسا ہی کام ہے جیسا کہ انہی کے بزرگوں کے حوالہ جات گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حق سچ سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت کرے (آمین)۔

نوٹ: یہ تھے معروف دلائل اور ان کا تجزیہ لیکن اگر کوئی تفصیلی آگاہی چاہتا ہے تو ہمارے دوست مولانا طیب محمدی ﷾ کی کتاب ''اللہ کی قسم جشن عید میلاد النبی ﷺ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں'' کا مطالعہ فرمائے۔ www.kitabosunnat.com

☆......☆......☆

خاور رشید بٹ

مدرس دار العلوم المحمدیہ لوکوورکشاپ لاہور

خطیب جامع مسجد خدیجۃ الکبریٰ 13/B پی، آئی، اے سوسائٹی جوہر ٹاؤن لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

درود پڑھیں مگر مسنون پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ